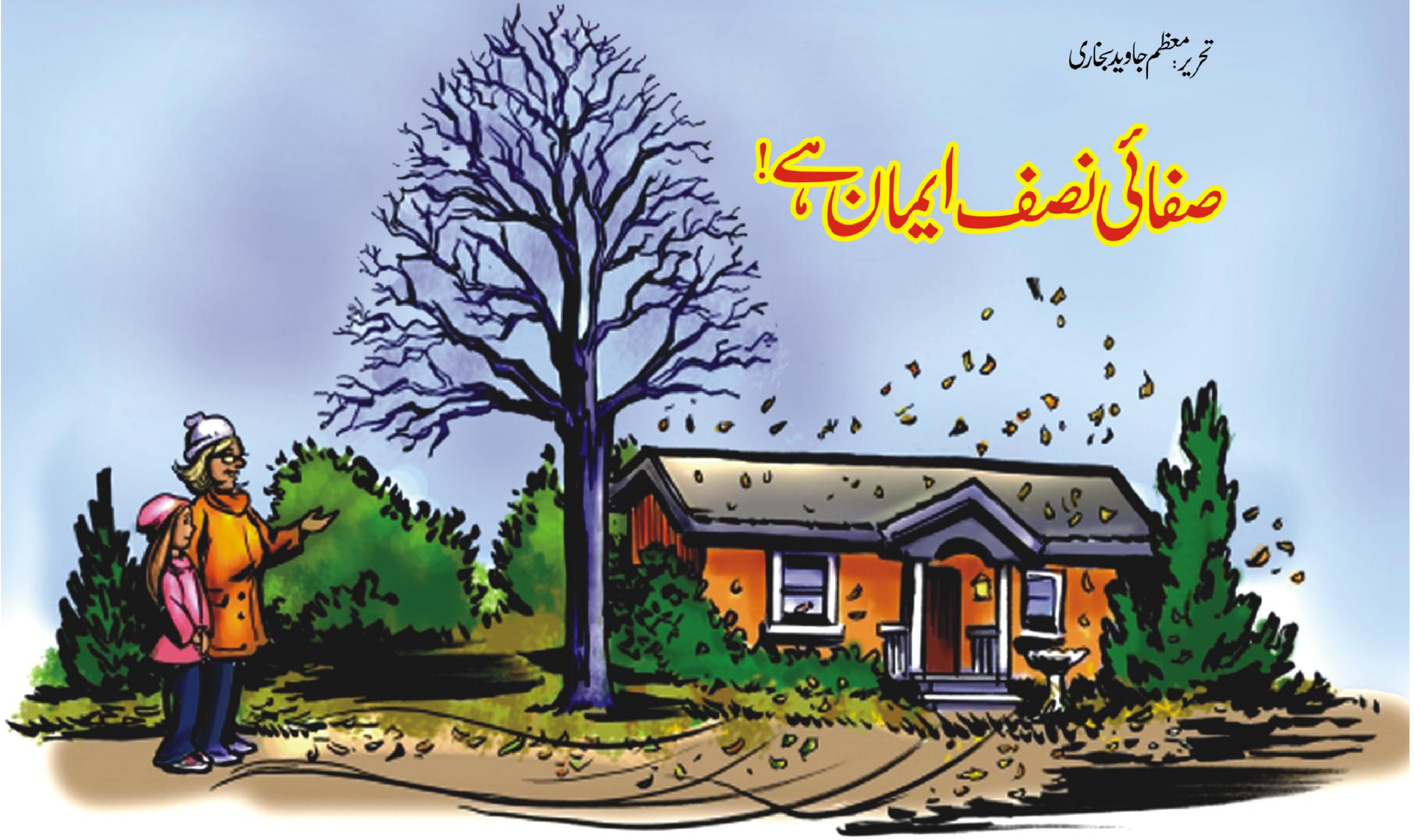
صفائی نصف ایمان ہے!



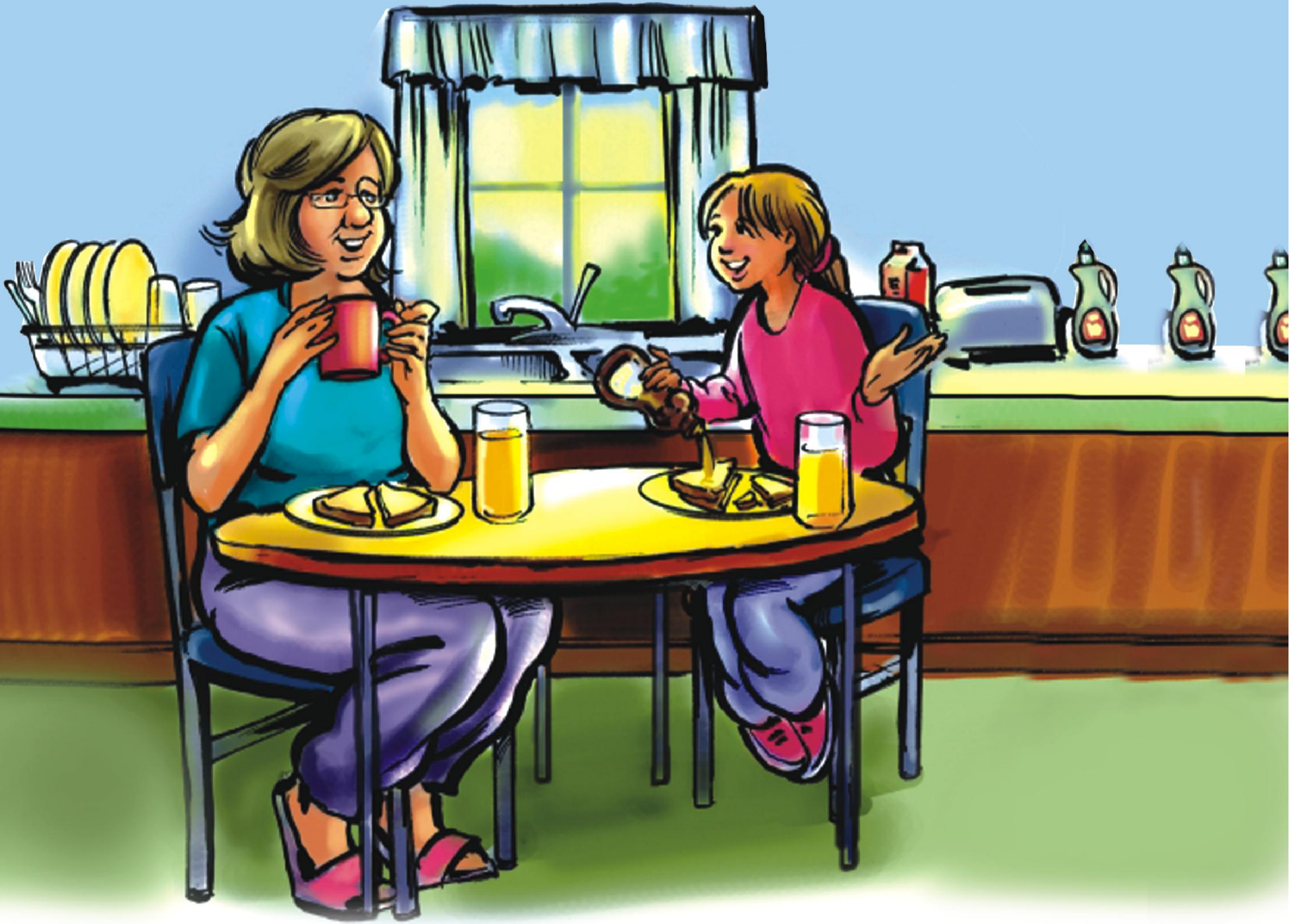
تحریر: معظم جاوید بخاری

تحریر: معظم جاوید بخاری

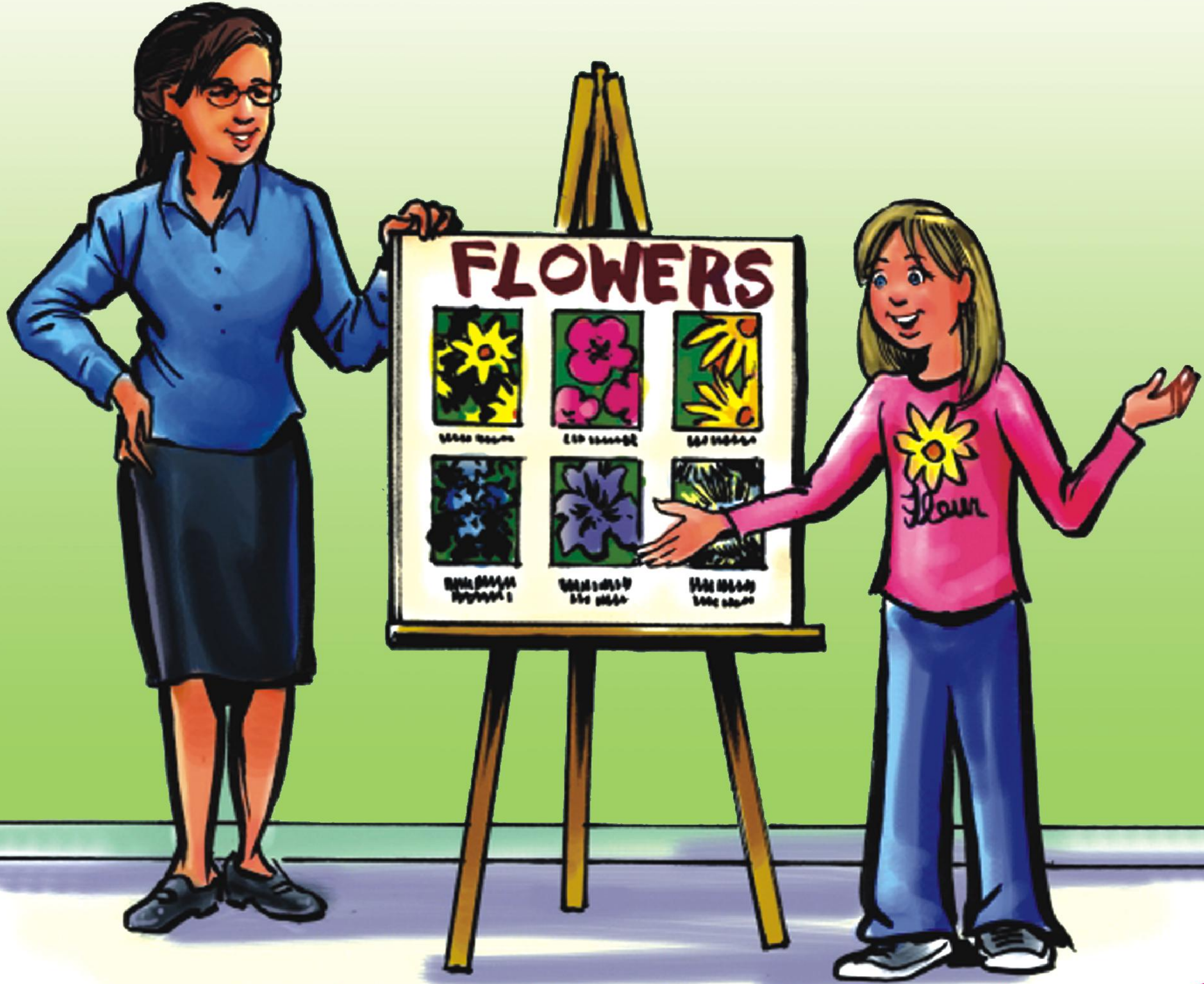
صفائی نصف ایمان ہے!



ایک قصبے میں ایک چھوٹی سی لڑکی رہتی تھی، اس کا نام رافعہ تھا۔ وہ دل لگا کر خوب پڑھتی تھی، ہر امتحان میں اس کے اچھے نمبر آتے تھے۔ رافعہ کی ممی اور پاپا اس سے بے حد خوش تھے کیونکہ وہ پڑھنے لکھنے کے ساتھ ساتھ گھر کے کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھی۔ رافعہ کا گھر قصبے میں ایک طرف واقع تھا جہاں درختوں کی لمبی قطار دکھائی دیتی تھی۔ سرسبز درختوں کے درمیان میں گھاس کا ایک بڑا میدان تھا جس میں رافعہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ اکثر شام کو کھیلا کرتی تھی۔ گرمیوں کے موسم میں رافعہ کے ممی پاپا اکثر ان درختوں کے نیچے چارپائی بچھا کر ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہوتے۔ رافعہ کو اپنے قصبے سے بڑا پیار تھا کیونکہ وہاں شوروغل نہیں تھا بلکہ گہری خاموشی چھائی رہتی۔ دن کے وقت رنگ برنگے پرندوں کی چہچہاہٹ سے فضا میں شیرینی پھیل جاتی اور رات کے وقت گہری خاموشی کے باعث سکون کی گہری نیند ملتی۔ قصبے میں نہ تو ٹریفک کا شور تھا اور نہ ہی کارخانوں کا دُھواں۔ ہر طرف خالص قدرتی ماحول تھا، صبح کو تازہ ہوا، درختوں اور پودوں سے بھینی بھینی خوشبو اور مرغوں کی بانگیں سنائی دیتی۔ قصبے میں ایک چھوٹا سا سکول تھا جہاں رافعہ اور اس کی سہیلیاں دل لگا کر پڑھا



کرتیں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب سکول میں نئی ٹیچر اور نیا منتظم آیا۔ پہلے افراد میعاد پوری ہونے پر ریٹائر ہو چکے تھے۔ ان کی جگہ آنے والی ٹیچر اور منتظم بڑے خوش اخلاق اور ملنسار قسم کے افراد تھے۔ رافعہ اپنی نئی ٹیچر سے چند ہی دنوں میں گھل مل گئی۔ اس نے ایک دن اپنی ٹیچر کو گھر پر چائے پینے کی دعوت دی جسے اس نے خوشی سے قبول کرلیا۔ سکول سے چھٹی کے بعد نئی ٹیچر رافعہ کے ساتھ اس کے گھر چلی آئی۔ رافعی کی ممی نے اسے دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور اس کی خاطر مدارت میں مصروف ہوگئی۔ نئی ٹیچر نے رافعہ کے گھر اور اس کی ممی سگھڑپن کی بڑی تعریف کی۔ رافعہ نے اپنی ٹیچر کے ساتھ مل کر چائے پی اور اسے قصبے کے بارے کئی باتیں بتائیں۔ ٹیچر کافی دیر تک رافعہ اور اس کی ممی سے باتیں کرتی رہی۔ جب کافی وقت بیت گیا تو اس نے رخصت کیلئے اجازت مانگی۔ رافعہ ٹیچر کے ہمراہ باہر تک چلی آئی۔ اچانک ٹیچر کی نظر گھر کے وسیع اور کشادہ صحن پر پڑی تو اس نے رافعہ کو کہا کہ گھاس کو زیادہ بڑی نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ اپنے پاپا سے کہنا کہ وہ گھاس کاٹنے والی مشین گھر میں لاکر



رکھیں تاکہ بروقت گھاس کی تراش کی جاسکے۔ رافعہ نے حیرت سے پوچھا کہ گھاس کی تراش سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ ٹیچر ہنس کر بولی کہ گھاس کی تراش خراش سے نہ صرف گھر زیادہ خوبصورت دکھائی دیتا ہے بلکہ گھاس میں پیدا ہونے والے کیڑے مکوڑوں اور چھوٹے جانوروں سے بھی محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ رافعہ نے وعدہ کیا کہ وہ جلد ہی اپنے پاپا سے گھاس کاٹنے والی مشین منگوالے گی۔ ٹیچر رخصت ہوگئی اور رافعہ واپس گھر لوٹ آئی۔ شام کو جب اس کے پاپا گھر واپس لوٹے تو رافعہ نے گھاس کاٹنے والی مشین کی فرمائش کردی۔ پاپا اس کی بات سن کر حیران ہوئے اور پوچھا کہ گھاس کاٹنے والی مشین تو لادوں گا مگر وہ اس کا کیا کرے گی؟ رافعہ نے ہنس کر بتایا کہ وہ صحن کی گھاس کی تراش خراش کرنا چاہتی ہے۔ پاپا اس کی بات پر ہنس پڑے اور کہا کہ وہ ابھی بہت چھوٹی ہے، گھاس کاٹنے والی مشین چھوٹے بچوں کے بس کی بات نہیں۔ رافعہ نے جب زیادہ ضد کی تو پاپا نے وعدہ کیا کہ وہ جلد ہی مشین لادیں گے، جو دھکیلنے سے چلتی ہے اور گھاس کو جلدی جلدی کتر دیتی ہے۔ رافعہ یہ سن کر خوش ہوگئی۔ اگلے روز رافعہ جب سکول آئی تو اس کی ٹیچر نے کلاس میں بڑا سا چارٹ لگا رکھا تھا جس پر طرح طرح



کے رنگ برنگے پھولوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رافعہ نے پھولوں کی اتنی قسمیں پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ وہ بڑی حیران ہوئی اور اس نے اپنی ٹیچر سے پوچھا کہ اتنے سارے پھول ہمارے قصبے میں کیوں نہیں اُگتے۔ ٹیچر اس کی بات سن کر ہنس پڑی اور سمجھانے لگی کہ پھول مختلف موسموں میں اُگتے ہیں اور ان کے بیج اور قلمیں کاشت کرنا پڑتی ہیں جب ان کی کاشت کی جاتی ہے تو وہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر قصبے کے لوگ مل کر پھولوں کی کاشت کرنا چاہیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ یہ پھول ان کے قصبے میں اُگ سکیں۔ رافعہ کے دل میں خیال آیا کہ وہ پاپا سے کہہ کر ان پھولوں کے بیج اور قلمیں منگوائے گی اور اپنے وسیع اور کشادہ صحن میں ان کی کاشت کرے گی پھر اس کا گھر پورے قصبے میں سب سے زیادہ خوبصورت دکھائی دے گا۔ ایک دن وہ اپنے گھر کے پہلو میں موجود بڑے پیڑ پر چڑھ کر نظارہ لے رہی تھی کہ اسے اپنے سکول کا منتظم اُدھر آتا ہوا دکھائی دیا۔ اسے دیکھ کر رافعہ جلدی جلدی پیڑ سے اتری اور قریب پہنچ کر اسے سلام کیا۔ منتظم نے رافعہ کو وہاں دیکھ کر پوچھا کہ کیا وہ اس گھر میں رہتی ہے؟ رافعہ نے ہاں میں جواب دیا۔ منتظم نے اس کے گھر کا جائزہ لے کر کہا کہ وہ لوگ اپنے گھر کی صحیح



طرح دیکھ بھال کیوں نہیں کرتے؟ رافعہ کو یہ سن کر بڑی حیرانگی ہوئی کہ اس کا گھر میں بھلا کیا خامی ہے؟ اس نے منتظم سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ سب لوگ جانتے ہیں ہے کہ گرمیوں کے موسم کے بعد خزاں کا موسم آتا ہے جسے لوگ پت جھڑ کے نام سے پکارتے ہیں، اس موسم میں درختوں کے پتے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں اور ہر طرف پھیل کر گندگی پھیلاتے ہیں۔ رافعہ کے گھر میں بھی ہر طرف خشک پتوں کے ڈھیر دکھائی دے رہے ہیں۔ رافعہ نے منتظم کی بات سن کر جب گھر کا جائزہ لیا تو اسے ہر طرف خشک پتوں کے ڈھیر دکھائی دیئے۔ رافعہ نے پوچھا کہ خشک پتوں کے ڈھیر بن جانے سے کیا ہوتا ہے؟ منتظم ہنس کر بولا کہ جب خشک پتے زمین پر گرتے ہیں تو وہ ہوا سے ادھر ادھر پھیل جاتے ہیں اور جہاں انہیں ہوا دھکیل کر اکٹھا کر دیتی ہے وہاں پر وہ ڈھیر کی شکل میں پڑے رہتے ہیں۔ ان پر اوس پڑتی ہے تو یہ گیلے ہو جاتے ہیں اور کچھ دن بعد یہ خود بخود گلنا سڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر فوری طور پر انہیں وہاں سے نہ ہٹایا جائے تو ان میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے جراثیم اور کیڑے مکوڑے بنتے ہیں جو مختلف بیماریوں کو پھیلانے کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے ضروری یہی ہے کہ فوراً ان



خشک پتوں کو اکٹھا کر کے گھر سے دور پھینک دینا چاہئے۔ رافعہ نے منتظم سے کہا کہ اس کے پاپا تو کہتے ہیں کہ خشک پتوں سے کھاد بنتی ہے، انہیں پھینکنا نہیں چاہئے۔ منتظم نے بتایا کہ کھاد تو صرف اس صورت میں بنانی چاہئے جب کاشت کاری کا ارادہ ہو۔ گھر میں پودے لگانا ہوں یا کھیت میں بوائی کرنا ہو۔ صاف ستھرے اور پختہ گھروں میں کھاد بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ رافعہ کو ٹیچر کی بات یاد آ گئی اس نے فوراً کہا کہ وہ جلد ہی پھولوں کے پودے منگوا کر اپنے صحن میں لگائے گی تو یہ کھاد اس کے کام آئے گی۔ منتظم اس کی بات پر ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ بیٹی! جب تک پودے نہیں آجاتے، اتنی دنوں تک ان خشک پتوں کے ڈھیر کو اکٹھا کر کے زمین میں دبا ڈالو تا کہ پودوں کے آجانے تک ان کی کھاد بن جائے۔ رافعہ نے منتظم کی ہدایت پر عمل کیا۔ اسے گھر میں ایک بڑا کانٹے دار چھجا دکھائی دیا۔ اس نے چھجے کی مدد سے گھر میں بکھرے ہوئے تمام خشک پتوں کو سمیٹا اور انہیں اکٹھا کر کے ایک طرف لے آئی۔ خشک پتے ہوا کے زور سے بار بار اُڑ کر پھیل جاتے تھے۔ رافعہ کو انہیں اکٹھا کرنے میں بڑی مشکل پیش آئی مگر اس نے ہمت نہیں ہاری اور اس کام میں مسلسل لگی رہی۔ کافی دیر کے

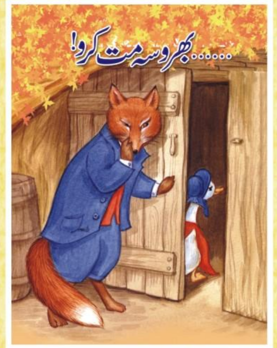


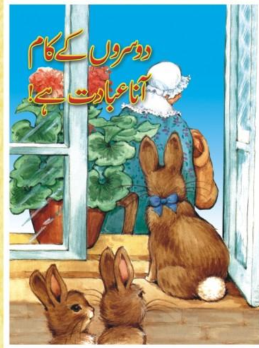
بعد وہ سب پتوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ اس نے پھاوڑے کی مدد سے صحن کی زمین کو نرم کیا اور مٹی نکال کر ایک طرف لگا دی۔ وہاں چھوٹے چھوٹے گڑھے پڑ چکے تھے۔ رافعہ نے پتوں کو اُٹھا اُٹھا کر ان گڑھوں میں ڈالا اور ان کے اوپر مٹی ڈال دی۔ یہ کام بڑا محنت طلب تھا مگر رافعہ کی ثابت قدمی سے بالآخر انجام تک پہنچ ہی گیا۔ وہ روزانہ خشک پتوں کو اکٹھا کرتی رہتی، جب وہ کافی بڑھ جاتے تو دوسری جگہ سے زمین کھود کر اس میں دفن کر دیا کرتی۔ اب تو وہ روز ایسا ہی کیا کرتی۔ رافعہ کی سہیلیاں اسے اتنی محنت کرتا دیکھ کر بہت حیران ہوئیں، انہوں نے سبب دریافت کیا تو رافعہ نے بتایا کہ ایسا کرنے سے خشک پتوں کی مدد سے جلد ہی عمدہ قسم کی کھاد تیار ہو جائے گی اور پھر جب وہ رنگ برنگے پھولوں پودے یہاں لگائے گی تو وہ جلدی پروان چڑھیں گے۔ سہیلیوں نے جب پھولوں کا ذکر سنا تو انہیں بھی خواہش ہوئی، انہوں نے خود اور اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر رافعہ کی طرح خشک پتوں اور گھاس پھوس کو زمین میں دبانا شروع کر دیا۔ قصبے کے بچوں کی روزانہ صفائی

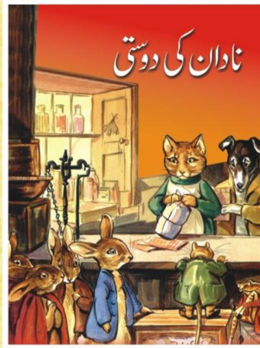
سے پورا قصبہ صاف وستھرا دکھائی دینے لگا۔ منتظم نے بچوں کے جذبے سے متاثر ہو کر شہر سے ڈھیر سارے پودے منگوائے اور قصبے کے سب بچوں میں تقسیم کر دیئے۔ بچوں نے ہنسی خوشی پودے لے کر اپنے گھروں، صحنوں اور گلی کوچوں میں لگا دیئے۔ وہ روزانہ انہیں پانی دیتے اور ان کی خوب حفاظت کرتے۔ کچھ ہی دنوں میں رافعہ کا صحن رنگ برنگے پھولوں سے بھر گیا اور قصبے میں بھی طرح طرح کے پودے لہلہاتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ منتظم یہ سب دیکھ کر بڑا خوش ہوا اور اس نے سالانہ امتحان کے نتیجے پر بچوں کو قصبے کی صفائی اور رنگ برنگے پودوں کی کاشت پر خصوصی انعامات دیئے تا کہ ان کی دلجوئی ہو سکے۔ پیارے بچو! گھر میں پودے لگانا نہ صرف خوبصورتی کی علامت ہے بلکہ وہ مختلف بیماریوں کو پیدا ہونے سے بھی روکتے ہیں۔

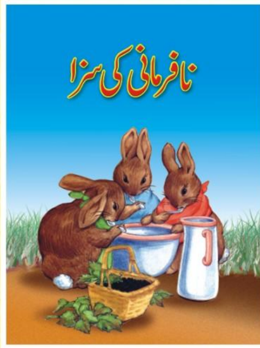


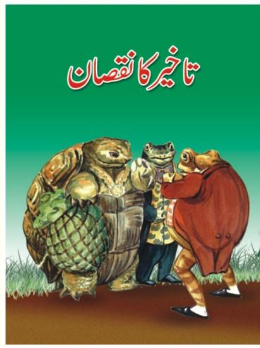
پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری اور سبق آموز رنگین کہانیوں کی خوبصورت کتابیں

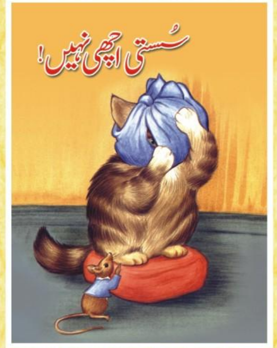


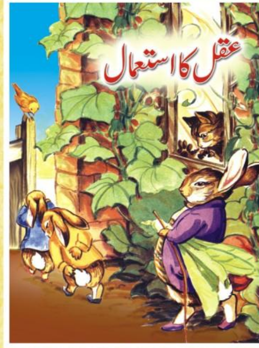


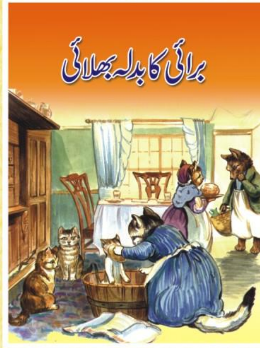


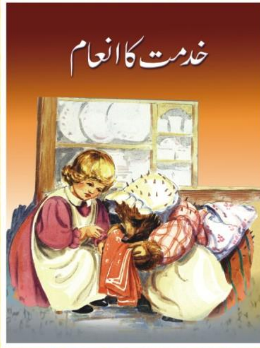


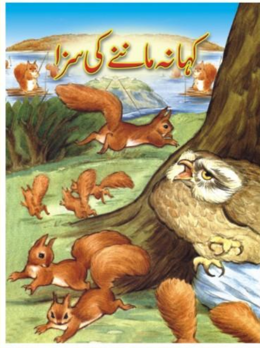




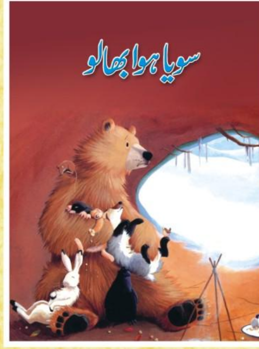


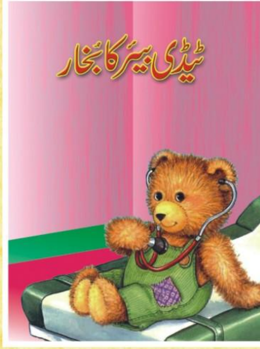


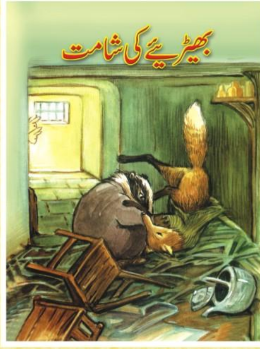


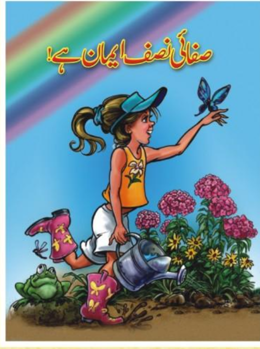


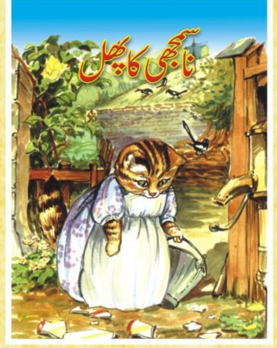


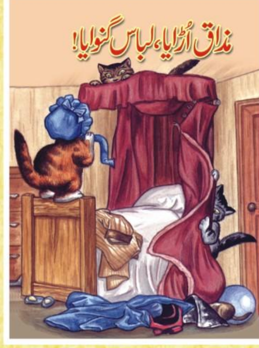


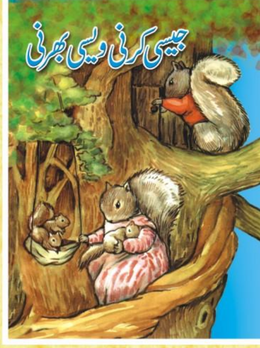


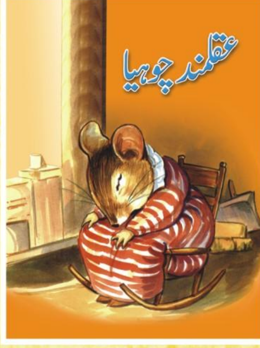


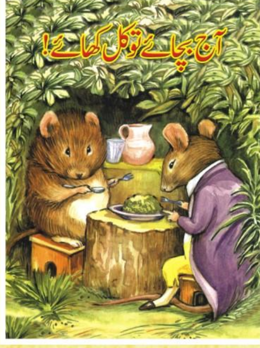












ان کے علاوہ سیپارے، دُعائیں، ہر قسم کی کہانیاں، شعر و شاعری، نعتیں، لطائف، دسترخوان اور جنرل کتب ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

شائع کردہ: القائم ٹریڈرز
پہلی منزل فضل الٰہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور
فون: 042-7224472 موبائل: 0300-4062934